

## 117072- تعلیم مکمل کرنے کی بنا پر شادی سے انکار کرنے والے کو نصیحت

سوال

جانب مولانا صاحب میری بھتیجی تیئم ہے اور بھائی کی وفات کے بعد وہ میری پورش میں ہے، اس لڑکی کے لیے مناسب اور کفووالارشتہ آیا ہے لیکن وہ شادی سے انکار کر رہی ہے اور افسوس یہ ہے کہ وہ گرجویشن کی تعلیم مکمل کرنے کی بنا پر انکار کر رہی ہے، حالانکہ میں اس کے یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کرنے پر راضی بھی نہیں، چاہے پرائیویٹ طور پر ہی ہو۔

کیونکہ یونیورسٹی میں مخلوط تعلیم اور فساد آپ پر مختص نہیں، اسی طرح یونیورسٹی گھر سے پچیس گھویٹر دور ہے جہاں جانے کے لیے عام گاڑی پر جانا پڑتا ہے، آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں بھی کے سارے اخراجات برداشت کر رہا ہوں، اور پھر کسب معاش کے لیے تعلیم کی کوئی اہمیت نہیں، کیونکہ وہ تو فلسفہ کی تعلیم حاصل کر رہی ہے، میں اس سارے معاملات سے انکار کرتا ہوں، برائے ہماری آپ اس سلسلہ میں کوئی راہنمائی فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول :

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ ذمہ داری پوری کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور اس پر جزاۓ خیر عطا فرمائے۔

دوم :

اس لڑکی کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس کی شادی کے لیے مناسب اباب میا کیے، اور اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے جلد شادی کر لیں چاہیے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5056) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400)۔

اس لڑکی کو اس بات کا اور اک ہونا چاہیے کہ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو شکر کی مستحق ہے، یہ علم میں رکھ کے دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں یہ نعمت نہیں ملی اور ان کو یہ پسری نہیں ہوتی۔ رہی تعلیم تو یہ شادی سے تعارض نہیں رکھتی، بلکہ شادی اور تعلیم دونوں کو جمع بھی کیا جا سکتا ہے، چاہے پرائیویٹ طریقے پر ہی تعلیم حاصل کی جائے۔

سوال نمبر (1200) اور (103044) کے جوابات میں ملزمت اور تعلیم میں مردو عورت کے اختلاط پر کلام کی گئی ہے، آپ ان سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں۔

اسی طرح فلسفہ کی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق حکم و تکھنے کے لیے سوال نمبر (88184) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

ذیل میں شادی اور تعلیم کے متعلق ہم آپ کے سامنے شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی نصیحت پیش کرتے ہیں:

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"شادی جلد کرنا واجب ہے، کسی نوجوان کو تعلیم کی بنا پر شادی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، لڑکی کو پڑھائی کے لیے شادی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ شادی تعلیم میں مانع نہیں ہے، کیونکہ نوجوان آدمی کے لیے شادی کر کے اپنے دین اور اخلاق اور اپنی نظر کی خطا طرت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی جاری رکھ سکتا ہے، اور اسی طرح اگر کسی لڑکی کے لیے اللہ سبحانہ و تعالیٰ بہتر اور مناسب اور اس کے کفون کا رشتہ میسر کر دے تو اسے شادی کرنے میں تامل نہیں کرنا چاہیے بلکہ وہ شادی میں جلدی کرے، چاہیے چاہیے وہ میڑک یا ایف اے کی تعلیم حاصل کر رہی ہو، یا پھر گریجویشن کر رہی ہو یہ شادی میں مانع نہیں۔

لہذا جب کوئی برابری کا کفون الارشتہ آئے تو شادی پر موافقت جلد کرنا اور جلد شادی کرنا واجب ہے اس میں تعلیم مانع نہیں ہے، اور اگر اس کے لیے تھوڑی سی دیر کے لیے تعلیم پھر ڈھونڈنی بھی پڑے تو کوئی حرج نہیں، اہم یہ ہے کہ اسے وہ تعلیم حاصل کرنی چاہیے جس سے وہ اپنے دین کو پچان سکے اور باقی اس کے لیے فائدہ مند ہے، اور پھر شادی میں خاص کر اس دور میں بہت سارے فوائد ہیں؛ کیونکہ شادی میں تاخیر کرنے میں لڑکے اور لڑکی کے ضرر اور نقصان ہے

اس لیے ہر جو ان لڑکے اور لڑکی کو اگر صحیح اور مناسب رشتہ میسر ہو تو وہ شادی جلد کریں، تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان پر عمل کیا جاسکے:

"اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5056) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400).

یہ حدیث مردوں و عورت سب کے لیے عام ہے، صرف مردوں کے لیے خاص نہیں بلکہ سب کو عام ہے اور سب کو شادی کرنے کی حاجت و ضرورت ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب کو ہدایت نصیب فرمائے "انتی

و یحییٰ: مجموع فتاویٰ و مقالات ممتنوعہ (421/20).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

لوگوں میں ایک عام عادت پھیل چکی ہے کہ لڑکی یا اس کا والد میڑک یا گریجویشن کی تعلیم مکمل کرنے کا کہہ کر آنے والا رشتہ ٹھکرا دیتے ہیں، یا پھر یہ کہ وہ چند برس تک پڑھائیں گی اور پھر شادی کریں گے ایسا کرنے کا حکم کیا ہے اور ایسا کرنے والوں کو آپ کیا نصیحت کریں گے؛ بعض لڑکیاں تو چالیس برس یا اس سے بھی زیادہ کی عمر کو پہنچ جاتی ہیں اور ان کی شادی نہیں ہوتی؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اس کے حکم میں ہم یہ کہیں گے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے جس کے دین اور اخلاق کو پسند کرتے ہو تو تم اس کی شادی کر دو"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1084).

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظروں کو نیچا کر دیتی ہے اور شرمنگاہ کی حفاظت کرتی ہے"

اور شادی نہ کرنا شادی کی بہت ساری مصلحتوں کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے؛ اس لیے میں عورتوں کے اولیاء اور اپنے مسلمان بھنوں اور بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پڑھانی کی تکمیل یا پھر پڑھانے کی بنا پر شادی میں رکاوٹ مت ڈالیں، بلکہ شادی کریں اور اس کے لیے ممکن ہے کہ عورت شادی کے بعد تعلیم کی تکمیل کرنے کی شرط رکھ لے۔

اور اسی طرح سال یا دو برس تک پڑھانے کی شرط رکھ کے جب تک اولاد نہ ہو وہ پڑھائیگی اور پھر چھوڑ دے گی تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

یہ کہ عورت ایسے علوم میں گرم جویش کرتی پھرے جس کی کوئی ضرورت نہیں یہ غور و خوض کا محتاج ہے۔

میری رائے تو یہی ہے کہ جب لوگی پر اندری کر لے اور وہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ پڑھنے کے اور لکھنے اور تفسیر پڑھنے کے قابل ہو جائے اور اسے فائدہ دینے لگے تو یہی کافی ہے؛ الایہ کہ اگر کوئی ایسا علم ہو جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور اس کے بغیر کتنی چارہ نہ ہو مثلاً میڈیکل وغیرہ لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے ایسا کرنے میں کوئی شرعی ممانعت نہ پائی جائے اور مردوں کو عورت کا اختلطانہ ہو۔<sup>۱۷</sup> انتہی

دیکھیں: فتاویٰ علماء البدار حرام (390).

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب کرے جنہیں اللہ تعالیٰ پسند فرماتا اور جن سے راضی ہوتا ہے۔

واللہ اعلم۔